**Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)**
**Volume 3 Issue 2, Fall 2023**
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

**Article QR**

پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال، صوتی آلودگی کے تناظر میں: تنقیدی جائزہ

**Title:** **The Use of Laud Speakers in Pakistani Mosques: An Analytical Study in Perspective of Noise Pollution**

**Author (s):** Dr. Raja Majid Moazzam, Syed Mudassar Ali Gardazi

**Affiliation (s):** The University of Kotli, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan

**DOI:** https://doi.org/10.32350/mift.32.02

**History:** Received: August 22, 2023, Revised: October 11, 2023, Accepted: October 26, 2023, Published: December 26, 2023

**Citation:** Moazzam, Raja Majid and Syed Mudassar Ali Gardazi. “The Use of laud Speakers in Pakistani Mosques, An Analytical Study in Perspective of Noise Pollution.” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 3, no. 2 (2023): 16–26. https://doi.org/10.32350/mift.32.02

**Copyright:** © The Authors

**Licensing:** This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

**Conflict of Interest:** Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

# پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال، صوتی آلودگی کے تناظر میں: تنقیدی جائزہ

# The Use of laud speakers in Pakistani Mosques, an analytical study in perspective of noise pollution

**Dr. Raja Majid Moazzam ***

The University of Kotli, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan.

**Syed Mudassar Ali Gardazi**

The University of Kotli, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan.

## Abstract

Muslims perform five daily prayers, with Islamic tradition encouraging congregation in mosques. This practice necessitates the use of loudspeakers for the call to prayer (Azan) and the commencement of the congregational prayer (Eqema). However, in contemporary times, the widespread use of loudspeakers in mosques has raised concerns regarding noise pollution, especially in areas where multiple mosques are situated in close proximity. The simultaneous broadcast of Azan from several mosques can create a cacophonous environment, impacting the overall tranquility of the surroundings. In addition to the Azan, loudspeakers are utilized in mosques for various purposes, including the recitation of Naat (poetry praising the Prophet Muhammad) and the recitation of Darood (invocations of blessings upon the Prophet). These activities, while important for religious and cultural reasons, also contribute to the acoustic landscape of the community. This analytical study investigates the use of loudspeakers in Pakistani mosques, with a specific focus on their role in contributing to noise pollution. It examines the potential challenges posed by the concurrent broadcast of Azan and other religious activities from multiple mosques in close proximity. The research aims to assess the impact of this practice on the acoustic environment and the well-being of residents, proposing potential solutions for mitigating noise pollution while respecting religious traditions and practices.

***Key Words:*** Mosques, Loudspeakers, Azan, Noise Pollution, Congregational Prayer, Religious Practices

## ۱. تمہید

مسلمانوں پر دن میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔ نماز کی ادائیگی گھر میں انفرادی طور پر بھی ہو سکتی ہے لیکن دین اسلام نے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ باجماعت نماز کے لیے ضروری ہے کہ اذان اور اقامت کا اہتمام کیا جائے۔ اذان دراصل ایک بلاوہ ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا لہذا باجماعت نماز کے لیے مسجد حاضر ہو جائیں۔ آج کے جدید دور میں لاؤڈ سپیکر کو اذان اور نماز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر ایک ہی محلے میں مساجد کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ جب مختلف مساجد میں اذانیں ہوتی ہیں تو ایک عجیب سا سماں بن جاتا ہے۔ اس پر مستزاد جب مختلف مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر تلاوت، حمد، نعت، ذکر واذکار، خطبہ اور تقاریر ہوتی ہیں تو محلے کے بزرگ شہری اور بیمار لوگ شدید ذہنی اذیت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔

*Corresponding author: Dr. Raja Majid Moazzam at majid_arabia@hotmail.com

جب اس حوالے سے مساجد کے ذمہ داران سے گفتگو کی جاتی ہے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو قال اللہ اور قال رسول کی بات کرتے ہیں، اگر کوئی اس سے تنگ ہوتا ہے تو ہو جائے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس صورت حال میں ضروری ہے کہ یہ واضح کیا جائے کہ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کس حد تک ضروری ہے؟ کیا یہ سپیکر صوتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں؟ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے اور کیا مقاصد پیش نظر ہونے چاہئے؟ محلے کی مختلف مساجد میں اذان کے سسٹم کو کس طرح اچھا کیا جاسکتا ہے؟ اقامت الصلوۃ کا نظام کیسے قائم کیا جائے؟ ان سب سوالات کا تشفی جواب اس مقالہ میں دیا جائے گا۔

## ۲. صوتی آلودگی

ہمارے کان ایک حد تک آواز سن سکتے ہیں اور برداشت بھی کرسکتے ہیں، جب یہی آواز مخصوص حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو قوت سماعت پر برا اثر پڑتا ہے اور انسان ذہنی اذیت سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی بھی آواز تکرار کے ساتھ اور حد سے زیادہ کانوں میں پڑتی رہے تو انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی کو ہم صوتی آلودگی، شور کی آلودگی یا نائیس پولیشن کہتے ہیں۔ شور اور آواز کے لیول ناپنے کے لیے ساؤنڈ لیول کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی پیمائش ڈیسی بل (dB,decibel) میں کی جاتی ہے۔ اس آلے کی کم از کم حد صفر ڈیسی بل ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۵۰ ڈیسی بل ہے۔ صفر سے دس ڈیسی بلز کی آوازیں اتنی ہلکی ہوتی ہیں کہ عام انسان اسے سن نہیں سکتا۔ ۲۰ ڈیسی بل آواز ایک سرگوشی سے پیدا ہوتی ہے جبکہ ۴۰ ڈیسی بل آواز ایک عام اور پرسکون آفس میں ہو سکتی ہے۔ ۶۰ ڈیسی بل آواز عام گفتگو سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ۸۰ ڈیسی بل سے اوپر آواز انسان کے لیے مشکل اور پریشان کن ہوتی ہے۔[1]

کارخانے، بے ہنگم ٹریفک اور ہارن کی آواز، صنعتی یونٹ، لاؤڈ میوزک، جہازوں اور ریل گاڑیوں کا شور یہ سب صوتی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ صوتی آلودگی میں لاؤڈ سپیکر کتنا اضافہ کرتا ہے، اس کے لیے ہمیں لاؤڈ سپیکر کی آواز کا تجزیہ کرنا پڑے گا۔ عمومی طور پر لاؤڈ سپیکر کی آواز ۷۰ ڈیسی بل سے شروع ہوتی ہے اور ۱۲۰ ڈیسی بل تک جاتی ہے۔ بعض اوقات ۱۴۵ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ اگر آپ لاؤڈ سپیکر کے بلکل قریب ہیں تو یہ آواز بہت زیادہ ہوگی اور اگر آپ دور ہیں تو یہ آواز کم ہوتی جائے گی۔

## ۳. مساجد میں اذان اور لاؤڈ سپیکر کا پس منظر

نبی اکرم ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد مسجد نبوی تعمیر کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تمام مسلمانوں کو ایک اجتماعیت میں جمع کیا جائے اور ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اجتماعیت اور تعلیم و تربیت کا آغاز باجماعت نماز سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ضرورت محسوس ہوئی کہ باجماعت نماز میں شرکت کے لیے عام اطلاع کا کوئی طریقہ تجویز کیا جائے، تاکہ سب لوگ ایک وقت میں جماعت کی نماز میں شریک ہوسکیں اور کوئی آدمی جماعت کی نماز سے محروم نہ ہو۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے مشورہ طلب کیا کہ نماز کے لئے عوام الناس کو کیسے مطلع کیا جائے؟ کسی نے تجویز دی کہ ہر نماز کے وقت ایک علم بلند کر دیا جائے۔ لیکن یہ تجویز آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ کسی اور نے کہا کہ ایک نرسنگھا بنوا لیتے ہیں، جیسے یہودی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کو بھی پسند نہ کیا اور فرمایا یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ اس طرح مجلس ختم ہوگئی۔

---

[1] Mark, James E. (۲۰۰۷). *Physical Properties of Polymers Handbook.* Springer. p. ۱۰۲۱-۱۰۳۱.

باقی صحابہ کی طرح حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ گھر واپس گئے لیکن وہ اس فکر میں رہے جس میں نبی اکرم ﷺ تھے۔ چناچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے بارے میں بتایا گیا۔ صبح کو انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے رات والے خواب سے مطلع کیا۔ انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں خواب اور بیداری کی سی حالت میں تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے مجھے اذان سکھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کا خواب دیکھ چکے تھے لیکن انھوں نے ۲۰ دنوں تک چھپائے رکھا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بعد اپنا خواب اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے خواب بیان کرنے سے روک لیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پہلے خواب بیان کر دیا، اس کے بعد بیان کرنے میں مجھے شرم محسوس ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ اٹھو اور جس طرح عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ تمھیں مطلع کرتے جائیں تم اس طرح کرتے جاؤ۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔[۲]

اذان کا سلسلہ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پہلی اذان سے شروع ہوا تھا وہ آج تک قائم و دائم ہے۔ پوری دنیا میں جس جگہ بھی مسلمان آباد ہیں وہاں اذان و اقامت ہوتی ہے اور با جماعت نماز کا اہتمام ہوتا ہے۔ اذان آغاز سے لے کر آج سے ایک صدی قبل تک کسی بلند جگہ بھی دی جاتی رہی۔ مساجد کے مینار بھی اسی مقاصد کے لیے بنائے جاتے تھے کہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ جائے۔ لیکن بیسویں صدی کے وسط میں جب لاؤڈ سپیکر ایجاد ہوا تو مذہبی علماء اور فقہاء کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا کہ لاؤڈ سپیکر کو اذان واقامت اور نماز کے لیے استعمال کیا جائے کہ نہیں۔[۳] طویل بحث و مباحثہ کے بعد جب لاؤڈ سپیکر کے بارے میں واضح ہو گیا کہ یہ دراصل بولنے والے کی ہی آواز ہوتی ہے تو تمام علماء نے اس کا استعمال جائز قرار دے دیا۔[۴]

عصرِ حاضر میں مسلم ممالک میں لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے جبکہ غیر مسلم ممالک میں اندرونی مائیک استعمال کیے جاتے ہیں۔ آمد و رفت کے جدید ذرائع کی وجہ سے آج کی دنیا عالمی گاؤں (گلوبل ویلج) بن چکی ہے۔ کوئی بھی ملک کسی دوسرے ملک کے تعاون کے بغیر ترقی کی رہ پر نہیں چل سکتا۔ اسی لیے تمام مسلم ممالک کے غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات کافی حد تک بہتر ہیں اور دوطرفہ آمدورفت بہت زیادہ ہے۔ مسلم ممالک کے بہت سے لوگ غیر مسلم ممالک میں روزگار اور دیگر امور کے لیے شفٹ ہو چکے ہیں۔ اسی طرح غیر مسلم لوگ بھی مسلم ممالک میں قیام پذیر ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے غیر مسلم لوگ سیر و سیاحت کے لیے بھی مسلم ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ آج کی دنیا میں سیر و سیاحت ایک صنعت کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ مگر مسلم ممالک میں جہاں اور بہت سے مسائل ہیں وہاں صوتی آلودگی بھی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔ اور اس حوالے سے حکومتی سطح پر کوئی بھی اقدامات نہیں کیے جا رہے۔ صوتی آلودگی میں اضافے کی ایک وجہ غیر ضروری لاؤڈ سپیکر کا استعمال بھی ہے۔ اگر تھوڑی سی منظم کوشش کریں تو اس طرح کے مسائل آسانی کے ساتھ حل ہو سکتے ہیں۔

---

[۲] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، (ریاض: دارالسلام، ۱۴۲۱ھ) حدیث ۴۹۵

[۳] عبداللہ امر تسری روپڑی، **لاؤڈ سپیکر اور نماز**، (جامعہ قدس لاہور، ۱۹۵۰)، ۸۱۔

[۴] محمد نظام الدین رضوی، **لاؤڈ سپیکر کا شرعی حکم**، (ناشر خوش محمد انصاری، یوپی، بھارت، ۱۹۸۹)، ۱۲۔

## ۴. پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال

پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

دن میں پانچ وقت باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے اذان دی جاتی ہے۔ ایک اذان تین سے چار منٹ میں مکمل ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں چونکہ مختلف مساجد میں نماز کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ مساجد میں نمازیں پہلے وقت میں پڑی جاتی ہیں اور کچھ میں تاخیر سے۔ یوں ایک نماز کے لیے اذان کا سلسلہ ایک سے دو گھنٹے تک جاری رہتا ہے۔ مثلاً نماز ظہر کی اذان بعض مساجد میں ساڑھے بارہ ہو جاتی ہے اور پندرہ منٹ بعد جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض مساجد میں ایک بجے جماعت، بعض میں سوا ایک، بعض میں ڈیڑھ بجے، بعض میں پونے دو اور بعض میں دو بجے بھی نماز ادا ہوتی ہے۔ یوں نماز ظہر کی اذان کا سلسلہ جو ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا تھا وہ پونے دو بجے جا کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اسی طرح نماز عصر کی اذانیں تین بجے سے پانچ بجے تک چلتی رہتی ہیں۔ مغرب کی اذانیں تقریباً ایک وقت میں ہوتی ہیں۔ نماز عشاء کی اذانیں سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک اور نماز فجر کی صبح چار بجے سے پانچ بجے تک ہوتی رہتی ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں میں اوقات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یوں چوبیس گھنٹوں میں سے سات یا آٹھ گھنٹے مختلف مساجد میں مختلف اوقات میں لاؤڈ سپیکر سے اذان ہوتی رہتی ہے۔ یہ بدنظمی محض انتظامی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ تمام مساجد میں باجماعت نماز کا وقت ایک ہی رکھا جائے اور شہر یا محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور مقامی تمام مساجد اذان کے لیے اندرونی سپیکر استعمال کریں۔ یوں ایک ہی وقت میں مختلف مساجد سے جو اذانوں کے درمیان تکرار ہوگی وہ بھی ختم ہو جائے گی اور لاؤڈ سپیکر کا کم سے کم استعمال بھی ہوگا۔

بعض مساجد میں اذان سے پہلے درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود ایک سے دو منٹ تک چلتا رہتا ہے۔ بعض مساجد میں تو نماز کے بعد بھی لاؤڈ سپیکر پر درود و سلام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے بہتر یہ ہے کہ درود و سلام کو بغیر سپیکر کے ہی پڑھا جائے تو اچھا ہے۔ باقی دلوں کا حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ اسے آہستہ پکارا جائے یا اونچی آواز سے وہ ہر ایک کی دعا سن لیتا ہے۔

مساجد میں عوامی اعلانات کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ فوتگی کا اعلان، گم شدگی کا اعلان اور بعض حکومتی اعلانات مساجد کے سپیکر سے کیے جاتے ہیں۔ عمومی طور پر ایک اعلان میں دو سے پانچ منٹ صرف ہوتے ہیں اور ایک ہی اعلان تین تین مرتبہ کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں مساجد کے لاؤڈ سپیکر کا زیادہ استعمال مناسب نہیں ہے۔ اگر بہت ہی ضروری اعلان ہو تو اسے مختصر کیا جائے اور ایک ہی دفعہ اعلان کیا جائے۔ تکرار کے ساتھ اعلانات مساجد کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں نبی اکرم ﷺ نے بھی گم شدگی کا اعلان مساجد میں کرنے سے روکا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو فرد کسی کو گم شدہ چیز بلند آواز کے ساتھ ڈھونڈتا ہوا پائے تو کہے اللہ کرے تیری چیز کبھی نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنی ہیں۔[5]

مساجد میں وقتاً فوقتاً مذہبی پروگرامات ہوتے رہتے ہیں۔ محافل حمد و نعت، عید میلاد النبی ﷺ، عشورہ کے اجتماعات، جمعہ کا اجتماع، عیدین کا اجتماع اور تلاوت کے مقابلے وغیرہ مساجد میں منعقد ہوتے ہیں۔ ان تمام پروگرامات اور اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن

---

[5] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، (ریاض: دار السلام، ۱۴۲۱ھ) حدیث ۴۷۰۔

کچھ عرصے سے نیشنل ایکشن پلان[۶] نے ماسوائے اذان اور عربی خطبے کے باقی تمام پروگرامات میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود بعض مساجد میں مذہبی پروگرامات اور اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان پروگرامات اور اجتماعات کا دورانیہ ایک گھنٹے سے پانچ گھنٹے تک محیط ہوتا ہے اور اس دوران میں بغیر کسی وقفے سے لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ پاکستان کے ممتاز علماء نے اس حوالے سے واضح فتوی دیا ہے کہ مساجد کے جملہ پروگرامات میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو مسجد کے اندر تک محدود رکھا جائے۔ مسجد کے باہر والے اسپیکر ہرگز استعمال میں نہ لائے جائیں۔ وہ اس لیے کہ مسجد سے باہر جو اشخاص آرام میں یا اپنی ذاتی مصروفیت میں ہوں ان کے آرام اور کاموں میں خلل واقع نہ ہو۔[۷]

عمومی طور پر محلے کی مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر تلاوت اور حمد و نعت پڑھی جاتی ہیں۔ بعض اوقات کسی مذہبی عالم دین کی تقاریر کی ریکارڈنگ بھی لاؤڈ سپیکر پر لگائی جاتی ہے۔ موبائل سے تلاوت اور نعت کی ریکارڈنگ بھی لاؤڈ سپیکر پر عوام کی سنائی جاتی ہے۔ اس کا دورانیہ پانچ سے دس منٹ تک رہتا ہے۔ مساجد سے ملحقہ گھروں میں کوئی بیمار اور بوڑھا شخص ہو تو اسے سخت ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ یہ معاملہ مذہبی نوعیت کا ہوتا ہے اور ہمارے لوگ مذہب سے عشق کی حد تک عقیدت رکھتے ہیں، اس لیے وہ سب خاموش رہتے ہیں اور دل ہی دل میں کڑھتے بھی رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلم ممالک نے اذان کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر مکمل پابندی لگادی ہے۔[۸] اگر لاؤڈ سپیکر پر تلاوت ہو رہی ہو اور لوگ اس کو نہ سنیں تو یہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[۹]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو، اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت نے بتادیا کہ جب تلاوت ہو رہی ہو تو اسے پوری توجہ سے سننا چاہیے۔ اس کے ساتھ تلاوت کرنے والے فرد پر لازم ہے کہ وہ ایسے مقامات پر بلند آواز سے تلاوت نہ کرے جہاں لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہوں۔ اگر لوگ تلاوت کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو اس کا گناہ تلاوت کرنے والے کو ہوگا اور یہ قرآن کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔

## ۵. پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا دورانیہ

### ۵.۱ ٹیبل

یومیہ استعمال کا دورانیہ

| نمبر شمار | لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا مقصد | دورانیہ (کم سے کم) | دورانیہ (زیادہ سے زیادہ) | روزانہ کی تکرار اوسطاً | کل دورانیہ (روزانہ کم سے کم) |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | اذان | تین منٹ | پانچ منٹ | پانچ مرتبہ | ۳*۵=۱۵ |
| ۲ | درود وسلام | ایک منٹ | دو منٹ | پانچ مرتبہ | ۱*۵=۰۵ |
| ۳ | اعلانات | دو منٹ | پانچ منٹ | ایک مرتبہ | ۲*۱=۰۲ |
| ۴ | ریکارڈنگ اور لائیو | پانچ منٹ | دس منٹ | ایک مرتبہ | ۵*۱=۱۵ |
| ۵ | اجتماعات | ------ | ------ | ------ | ------ |

[۶] https://nacta.gov.pk/nap-2014/

[۷] دارالافتاء، جامعہ العلوم الاسلامیہ، علامہ محمد یوسف بنوری، کراچی، فتوی نمبر ۱۴۳۱۰۱۲۰۰۶۰۷

[۸] https://www.urdunews.com/node/567871

[۹] الاعراف ۷:۲۰۴

## ۵.۲. ٹیبل

### ہفتہ وار استعمال کا دورانیہ

| نمبر شمار | لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا مقصد | دورانیہ (کم سے کم) | دورانیہ (زیادہ سے زیادہ) | ہفتہ وار تکرار اوسطاً | کل دورانیہ (کم سے کم) |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | اذان | تین منٹ | پانچ منٹ | ۳۵ مرتبہ | ۳*۳۵=۱۰۵mints |
| ۲ | درود وسلام | ایک منٹ | دو منٹ | ۳۵ مرتبہ | ۱*۳۵=۳۵mints |
| ۳ | اعلانات | دو منٹ | پانچ منٹ | ۷ مرتبہ | ۲*۷=۱۴mints |
| ۴ | ریکارڈنگ اور لائیو | پانچ منٹ | دس منٹ | ۷ مرتبہ | ۵*۷=۳۵mints |
| ۵ | اجتماعات | ساٹھ منٹ | پانچ گھنٹے | ۱ مرتبہ | ۶۰*۱=۶۰mints |

## ۵.۳. گراف

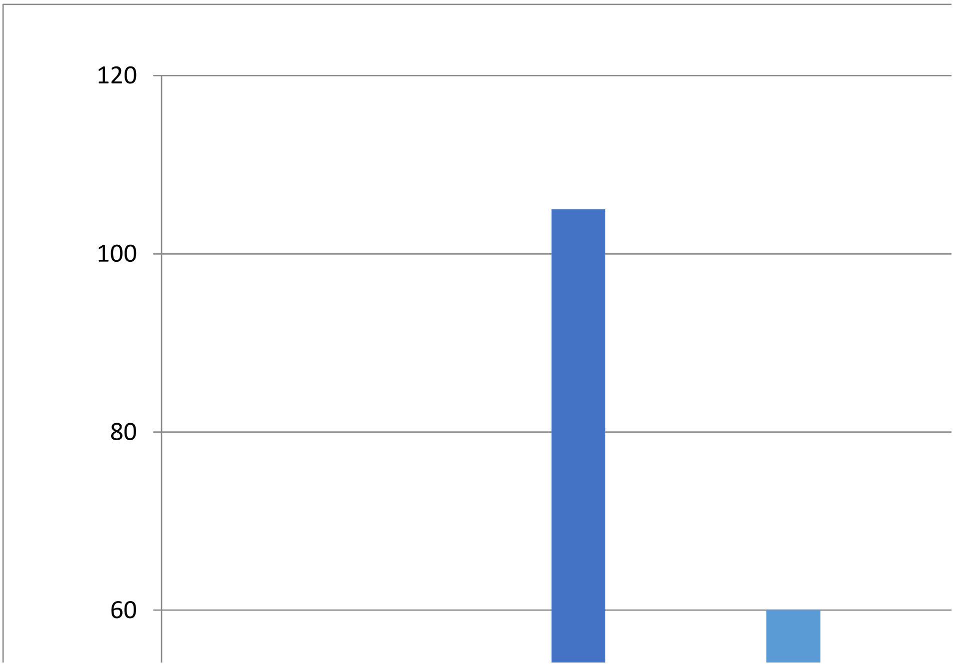

### ۵.۴. گراف

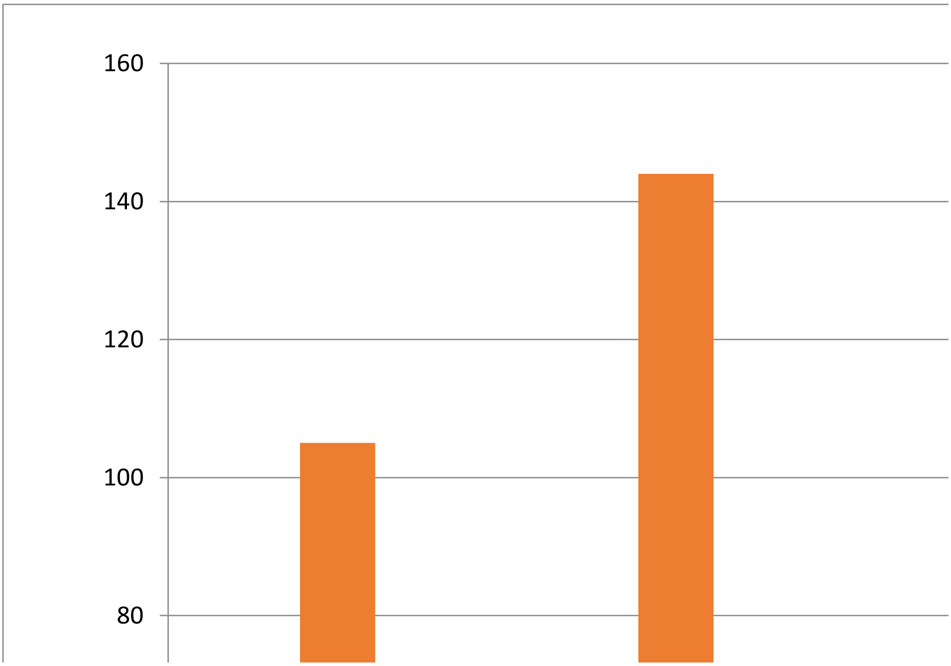


## ۶. تجزیہ

ٹیبل ۱ء۱۶ سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں ایک دن میں پندرہ منٹ لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے۔ پانچ منٹ درود وسلام، دو منٹ اعلانات اور پندرہ منٹ ریکارڈنگ اور لائیو پر صرف ہوتے ہیں۔ اذان دین کا بنیادی شعار ہے اور نماز کے لیے بلاوہ بھی لیکن اگر ہم تھوڑا سا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اذان پر صرف دن میں پندرہ منٹ لگتے ہیں جبکہ باقی امور پر اکیس منٹ صرف ہوتے ہیں۔ گویا مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا زیادہ استعمال ان امور پر ہوتا ہے جن کی دینی لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں۔ بلکہ بعض اوقات ان امور کی وجہ سے لوگ نہ صرف تنگ ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات گناہ کار بھی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے تلاوت کی جا رہی ہو اور لوگ اس کو غور سے نہ سنیں یا آیت سجدہ آئے اور وہ سجدہ نہ کریں تو اس کی ذمہ داری مسجد انتظامیہ پر ہوگی کہ جنھوں نے مساجد کے لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال کیا۔

اسی طرح اگر ہم ٹیبل ۲ء۱۶ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہفتے میں ۱۰۵ منٹ لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے۔ ۳۵ منٹ درود وسلام، ۱۴ منٹ اعلانات، ۳۵ منٹ ریکارڈنگ اور لائیو اور ۶۰ منٹ اجتماعات پر صرف ہوتے ہیں۔ یومیہ استعمال کی طرح ہفتہ وار جائزے سے بھی یہ وضاحت ہو رہی ہے کہ مساجد کے لاؤڈ سپیکر اذان کے مقابلے میں دیگر امور کے لیے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی ہفتے میں ۱۰۵ منٹ اگر اذان میں صرف ہوتے ہیں تو ۱۴۴ منٹ دیگر امور پر لگ جاتے ہیں۔ ہماری انتظامیہ اور مساجد کی مقامی کمیونٹی مل کر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو کم سے کم استعمال

پر لا سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ درود و سلام، ریکارڈنگ یا لائیو اور اجتماعات کے موقع پر لاؤ سپیکر کا استعمال نہ کیا جائے۔ اگر بہت ہی ضروری ہو تو اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔ اعلانات کم کیے جائیں۔ انتہائی ضروری اعلانات صرف ایک ہی مرتبہ کیا جائے۔ تکرار کے ساتھ اعلانات صوتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔ ایک ضلع یا تحصیل کی جملہ مسجدوں میں نمازوں کا ایک ہی ٹائم مختص کیا جائے۔ تاکہ اذان کے وقت محلے کی مرکزی مسجد سے اذان دی جائے اور مقامی تمام مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ اس طرح سے مختلف اوقات میں اذانوں کا مسئلہ بھی حل ہو گا اور ایک ہی وقت میں بے شمار مساجد سے بلند ہوتی ہوئی آوازیں جو آپس میں مل کر عجیب ماحول بنا دیتی ہیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ عوام کے لیے یہ بھی آسانی ہو گی کہ وہ مرکزی مسجد کی اذان کا جواب دے کر مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہر مسجد سے ہونی والی اذان کا جواب دینا خاصا مشکل ہے۔

## ۷. نتائج وسفارشات وتجاویز

* پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال بہت زیادہ ہے۔ جس کے نتیجے میں صوتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر لاؤڈ سپیکر کو صرف ضروری امور مثلاً اذان وغیرہ کے لیے استعمال کیا جائے تو کافی حد تک صوتی آلودگی میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ ایک بات واضح ہے کہ لاؤڈ سپیکر کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کو صرف ایک آلہ ہی سمجھنا چاہیے جس کا کام ہے کہ وہ آواز کو دور تک پہنچائے۔ دین اس آلے کا محتاج نہیں ہے، جب یہ نہیں تھا اس وقت بھی دین قائم تھا اور یہ دین قیامت تک قائم رہے گا۔
* اقامت الصلوۃ کے عملی نفاذ کے لیے حکومتی سطح پر ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی مقامی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ان کمیٹیوں میں تمام مکتبہ فکر کے علماء اور صلحاء کو یکساں نمائندگی دی جائے۔ یہ کمیٹیاں اپنے اپنے دائرہ اختیار میں اقامت الصلوۃ کے عملی نفاذ کے لیے کوشش کریں۔ تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام کیا جائے۔ محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور باقی تمام مقامی مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ اس طرح سے مختلف اوقات میں اذانوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور ایک ہی وقت میں بے شمار مساجد سے بلند ہوتی ہوئی آوازیں جو آپس میں مل کر عجیب ماحول بنا دیتی ہیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ عوام کے لیے یہ بھی آسانی ہو گی کہ وہ مرکزی مسجد کی اذان کا جواب دے کر مطمئن ہو جائیں گے۔
* مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال فوری طور پر بند کیا جائے۔ تمام مذہبی اجتماعات، درود و سلام، ریکارڈنگ یا لائیو تلاوت، حمد و نعت وغیرہ کے لیے مساجد کے اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔
* مساجد سے تکرار کے ساتھ ہونے والے تمام اعلانات پر پابندی لگائی جائے۔ انتہائی ضروری اعلان صرف ایک دفعہ کیا جائے۔
* عوام الناس میں ایسے مسائل کا شعور پیدا کرنے کے لیے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کیا جائے۔ علماء اور مشائخ سے درخواست کی جائے کہ وہ جمعہ کے خطبے میں اور مذہبی اجتماعات میں اس موضوع کو زیر بحث لائیں۔
* پاکستان کی تمام مساجد کا مکمل ڈیٹا جمع کیا جائے اور انہیں باقاعدہ رجسٹرڈ کر کے انھیں قواعد وضوابط کا پابند کیا جائے۔
* وہ تمام مساجد جو قواعد وضوابط پر عمل نہ کریں ان کی رجسٹریشن منسوخ کر کے تادیبی کارروائی کی جائے۔

* مساجد کے وہ نام جو کسی فرقہ یا مسلک کو واضح کرتا ہو اسے تبدیل کر کے نیا نام رکھا جائے۔
* امام اور خطیب کی تقرری کے حوالے سے بھی قواعد و ضوابط اور تعلیمی شرائط طے کیے جائیں۔ حکومتی سطح پر یہ طے ہو کہ ایک امام اور خطیب کا کم سے کم اعزازیہ کیا ہو گا۔
* ایسی تمام مساجد جو پس ماندہ علاقوں میں موجود ہیں، ان کے لیے حکومتی سطح پر مساجد کے آئمہ اور خطباء کے لیے ماہانہ اعزازیہ کا اہتمام کیا جائے۔ اس حوالے سے مرکزی حکومت ایک ڈونیشن پول قائم کرے جس میں ملکی اور غیر ملکی امداد وصول کی جائے اور حکومت انھیں آئمہ اور خطباء کی ماہانہ اعزازیہ میں خرچ کرے۔
* پاکستان کی تمام مساجد کا ایک ڈیٹابیس قائم کیا جائے جس میں آئمہ و خطباء کی تفصیل، مساجد کی آمدن و خرچ کا ریکارڈ، مقامی کمیٹیوں کی تفصیل اور دیگر معلومات موجود ہوں۔ یہ آن لائن ڈیٹابیس مقامی کمیٹیاں ماہانہ بنیادوں پر اپ ڈیٹ کریں۔
* تمام عوامی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو ممنوع قرار دیا جائے تا کہ عام شہری لاؤڈ سپیکر کے ضرورت سے زیادہ استعمال سے پیدا ہونے والے شور شرابہ سے نجات پا سکیں۔

## ۸. خلاصہ بحث

صوتی آلودگی عصرِ حاضر کا ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک جہاں بہت سے دوسرے مسائل ہیں وہاں صوتی آلودگی جیسے مسائل بھی درپیش ہیں۔ ان مسائل کو اسی وقت حل کیا جا سکتا ہے جب حکومتِ وقت اور عوام مل کر کوشش کریں۔ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ درپیش مسائل کے حوالے سے قانون سازی کرے اور عوام ان قوانین پر مکمل طور پر عمل کرے۔ صوتی آلودگی پر قابو کرنے لیے عوامی سطح پر آگاہی مہم چلانے کی اشد ضرورت ہے۔ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے غیر ضروری استعمال پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ مساجد کی انتظامی کمیٹیاں اس حوالے سے عوام میں شعور بیدار کریں۔ تمام مساجوں میں ایک ہی وقت میں اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام کیا جائے۔ محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور باقی تمام مقامی مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ تمام مذہبی اجتماعات، درود و سلام، ریکارڈنگ یا لائیو تلاوت، حمد و نعت وغیرہ کے لیے مساجد کے اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔ مساجد سے تکرار کے ساتھ ہونے والے تمام اعلانات پر پابندی لگائی جائے۔

## کتابیات


القرآن الکریم

ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، (ریاض: دار السلام، ۱۴۲۱ھ)

عبد اللہ امر تسری روپڑی، **لاؤڈ سپیکر اور نماز**، (جامعہ قدس لاہور، ۱۹۵۰)

محمد نظام الدین رضوی، **لاؤڈ سپیکر کا شرعی حکم**، (ناشر خوش محمد انصاری، یوپی، بھارت، ۱۹۸۹)

دارالافتاء، جامعہ العلوم الاسلامیہ، علامہ محمد یوسف بنوری، کراچی، فتوی نمبر ۱۴۳۱۰۱۲۰۰۶۰۷

Mark, James E. (2007). *Physical Properties of Polymers Handbook*. Springer.